قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندھی

از

مولینا قاری رضاء المصطفےٰ اعظمی

اللہ جل لہٗ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخیاں

قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندھی

از

مولینا قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

شاہزادہ صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی (مصنف بہار شریعت)

اعلان

اگر کسی گستاخ رسول دیوبندی وہابی کا ترجمۂ قرآن پاک تاج کمپنی، یا دیگر کتب خانوں کا کسی صاحب کے پاس ہے تو اس کتاب کی مدد سے ترجمہ درست فرمالیں۔ اسی طرح انگریزی، سندھی، گجراتی وغیرہ زبانوں کے تراجم بھی صحیح کرلیں!

حسب فرمائش: حضرت مولانا عبد المبین صاحب نعمانی رکن المجمع الاسلامی، مبارکپور، اعظم گڑھ

ناشر

رضوی کتاب گھر

پوسٹ بکس ۱۵ غیبی نگر بھیونڈی ۲ : ۴۲۱۳۰۲ ضلع تھانہ مہاراشٹر

کو اپنے افعال پر قیاس کیا ہے۔ اسی وجہ سے مترجمین نے ہنسی مذاق، ٹھٹھا، مکر، فریب، علم سے بے خبر، بدسگالی کو اس کی صفت ٹھہرایا ہے۔

اللہ تعالیٰ "میاں" کی صفت سے پاک

اللہ پاک کی عزت افزائی کے لیے تھانوی صاحب نے "میاں" استعمال کیا ہے۔ ان تمام الفاظ کو سامنے رکھ کر الوہیت کا آپ تصور کریں تو رب تبارک و تعالیٰ انسانوں سے عظیم تر انسان اُبھر کر آپ کے سامنے ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی رسول کریم کی شان کے لائق کوئی تعریف کی جاتی ہے تو یہ چیخ اُٹھتے ہیں کہ تم نے رسول کو اللہ سے ملا دیا۔ اور خود موحدوں کے امام نے "میاں" اللہ تعالیٰ کو کہہ کر عام انسانوں کے برابر لا کھڑا کیا تو پھر بھی وہابی دیوبندی توحید میں بال برابر فرق نہیں آیا۔ مذکورہ آیت میں "مکر" کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے تفاسیر کی روشنی میں کیا ہے خفیہ تدبیر ——— اور لفظ مکر کو پہلے مقام پر ترجمہ میں کافروں کی طرف منسوب کر دیا۔ فافھم۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ پ۳۰، سورۃ والضحیٰ، آیت ۷

ترجمہ۔ اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ دی۔ (شاہ عبدالقادر)

——— اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی۔ (شاہ رفیع الدین)

——— و یافت ترا راہ گم کردہ یعنی شریعت نمی دانستی پس راہ نمود۔ (شاہ ولی اللہ)

——— اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

——— اور تم کو دیکھا کہ راہِ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دینِ اسلام کا سیدھا راستہ دکھا دیا۔ (دیوبندی ڈپٹی نذیر احمد)

——— اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا راستہ بتلا دیا۔ (اشرف علی دیوبندی تھانوی)

——— اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (اعلیٰ حضرت)

آیت مذکورہ میں لفظ "ضآلًّا" استعمال ہوا ہے۔ اس کے مشہور معنی گمراہی اور بھٹکنا ہیں چنانچہ بعض اہل قلم نے مخاطب پر نوکِ قلم کے بجائے تنجر سیوست کر دیا۔ یہ نہ دیکھا کہ ترجمہ میں کس کو راہ گم کردہ، بھٹکتا، بے خبر، راہ بھولا کہا جا رہا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عصمت باقی رہتی ہے یا نہیں، اس کی کوئی پروا نہیں۔ کاش یہ مفسرین تفاسیر کا مطالعہ کرنے کے بعد ترجمہ کرتے یا کم از کم اس آیت کا سیاق و سباق (اول و آخر) ہی بغور دیکھ لیتے۔ اندازِ خطاب باری تعالیٰ پر نظر ڈال لیتے۔

ایک طرف تو مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى تمہیں تمہارے رب نے چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔ لہٰذا اس کے بعد ہی رسول ذیشان کی گمراہی کا ذکر کیسے آ گیا۔ آپ خود غور کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر کسی لمحہ گمراہ ہوتے تو راہ پر کون ہوتا۔ یا یوں کہیے کہ جو خود گمراہ رہا ہو، بھٹکتا پھرا ہو، راہ بھولا ہوا ہو، وہ ہادی کیسے ہو سکتا ہے؟

اور خود قرآنِ مجید میں نفی ضلالت کی صراحت موجود ہے۔ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى۔ پ۲۷، سورۃ نجم، آیت ۲

لے اور تم کو بھٹکتا ہوا پایا اور منزلِ مقصود تک پہنچایا۔ (مقبول شیعہ) پ۳۰، سورۃ والضحیٰ، آیت ۷۔

آپ کے صاحب (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بے راہ چلے جب ایک مقام پر رب کریم گمراہ اور بے راہ ہی کی نفی فرما رہا ہے تو دُوسرے مقام پر خود ہی کیسے گمراہ ارشاد فرمائے گا؟

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ۔ پ۲۶ ، سُورہ الفتح آیت ۱

ترجمہ: ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ (شاہ عبدالقادر)

تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا۔ (شاہ رفیع الدین)

ہر آئینہ ما حکم کردیم برائے تو بفتح ظاہر عاقبت فتح آنست کہ بیامرزد ترا خدا آنچہ کہ سابق گذشت از گناہ تو و آنچہ پس ماند۔ (شاہ ولی اللہ)

بے شک ہم نے آپ کو ایک کھُلّم کھُلّا فتح دی تاکہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں مُعاف کر دے۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

اَے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صُلح کیا ہوئی درحقیقت ہم نے تمہاری کھُلّم کھُلّا فتح کرا دی تاکہ تم اِس فتح کے شکریہ میں دینِ حق کی ترقی کے لئے اور زیادہ کوشش کرو اور خدا اس کے صِلے میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

بے شک ہم نے آپ کو ایک کھُلّم کھُلّا فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔ (تھانوی دیوبندی)

بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (اعلیٰ حضرت)

حضور معصُوموں کے سَردار؟ یا گنہگار؟

عام تراجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی معصُوم ماضی میں بھی گنہگار تھا۔ مُستقبل میں بھی گُناہ کرے گا۔ مگر فتح مُبین کے صدقے میں اگلے پچھلے تمام گُناہ معاف ہو گئے۔ اور آئندہ گناہِ رسُول معاف ہوتے رہیں گے۔

کاش یہ فتحِ مُبین آپ کو نہ دی گئی ہوتی تاکہ آپ کے گُناہوں پر ستاری کا پردہ پڑا رہتا اس معصُوم رسُول کے گنہگار ہونے کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا۔ کھُلّم کھُلّا فتح کیا ملی کہ رسُولِ معصُوم کے تمام مخفی گناہ ترجمہ پڑھنے والوں کے سامنے آشکارا ہو گئے اور معلُوم ہوا کہ آئندہ بھی گناہ سرزد ہوتے رہیں گے۔ یہ دُوسری بات ہے کہ ان گناہوں کی معافی کی پیشگی ضمانت ہو گئی ہے۔ ان مترجمین سے آپ دریافت کیجئے کہ اِس آیت کی تفسیر میں جو تاویلات کی گئی ہیں مفسّرین نے جو معنی بیان کئے ہیں اس کے مُطابق اُنہوں نے ترجمہ کیوں نہیں کیا۔ ترجمہ پڑھنے والوں کی گمراہی کا کون ذِمّہ دار ہے؟ جب نبی معصُوم گنہگار ہو تو لفظِ عصمت کا اطلاق کس پر ہوگا؟ عصمتِ انبیاء کا تصوّر اگر جُزوِ ایمان ہے تو کیا گنہگار خطاکار نبی ہو سکتا ہے؟ اقوالِ صحابہ مفسّرین کی توجیہات سے ہٹ کر ترجمہ کرنے پر کس نے آپ کو مجبُور کیا۔ ایک عربی یہُودی یا نصرانی یا ہمارے یہاں جنہوں نے عربی زبان پڑھی ہے وہ بھی اِس قسم کا ترجمہ کر سکتے ہیں تو آپ جو کہ عالمِ دین کہلاتے ہیں تفاسیر اور حدیث و فقہ کی تعلیم سے آراستہ ہیں۔ بغیر سوچے سمجھے لفظ بلفظ ترجمہ کر دیں تو آپ میں اور اُن میں کیا فرق ہوگا؟ افسوس کہ لفظ ذنب کی تفسیر میں امام اَبُو اللیث یا سُبکی کی توجیہہ پڑھ لیتے تو اتنی فاش غلطی مترجمین سے نہ ہوتی۔ مگر یہ صاحبان جب تک رسُول اللہ کی تنقیص جوئی نہ کر لیں اُن کو اپنے علم پر اعتماد نہیں ہوتا۔ ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ مطبوعہ تاج کمپنی نمبری ۱۴۱ اُسے آخر میں مضامینِ قرآن مجید کی مکمل فہرست دی گئی ہے۔ اس

۱۔ اے محمد ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ (فتح محمد جالندھری، یہی ترجمہ محمود الحسن کا ہے)

فہرست کے حصہ دوم باب ۵ کا عنوان (سُرخی) یہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خدا کی طرف سے عتاب ہُوا یا آپ کی کسی بات پر گرفت ہُوئی۔ حوالے کے طور پر ۹ آیات پیش کی گئی ہیں۔ اس سے آپ اُن کی اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دلی عداوت و بغض کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

لَکَ میں لَ سبب کے معنی میں

خاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت کا جوشِ عقیدت جناب نجمی مرتبت کے لئے اپنے کمال پر ہے۔ اُن کو بھی ترجمہ کے وقت تشویش ہُوئی ہوگی کہ عصمتِ رسُول پر حرف نہ آئے اور قرآن کا ترجمہ بھی صحیح ہو جائے۔ وُہ عقیدت بھری نگاہ جو آستانۂ رسُول پر ہمہ وقت بچھی ہُوئی ہے اُس نے دیکھا کہ لَکَ میں لَ سبب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے لہٰذا سبب حضور کے سبب سے گناہ بخشے گئے تو وُہ شخصیتیں اور مومنین جن کے گناہ بخشے گئے۔ اہلِ بصیرت کے لئے اشارہ کافی ہے۔ معنویت سے بھرپور روشن فتح کے مطابق ترجمہ فرما دیا۔

فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِکَ ۔ پ۲۵، شوریٰ، آیت ۲۴

ترجمہ۔ پس اگر خواہد خدا مُہر نہد بر دلِ تو ۔ (شاہ ولی اللہ) اگر خُدا چاہے تو اے محمد تمہارے دل پر مہر لگا دے۔ (فتح محمد جالندھری)

____ پس اگر چاہتا اللہ، مُہر رکھ دیتا اُوپر دل تیرے کے ۔ (شاہ رفیع الدین)

____ سو اگر اللہ چاہے مُہر کر دے تیرے دل پر۔ (شاہ عبد القادر)

____ تو اگر اللہ چاہے تو آپ کے قلب پر مُہر لگا دے ۔ (عبد الماجد دریا بادی دیوبندی)

____ سو خُدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے ۔ (سابقہ ترجمہ "دل پر مُہر لگا دے" (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

____ اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی مُہر لگا دے ۔ (اعلیٰ حضرت)

تمام تراجم سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ کے بعد مُہر لگانے کی کوئی جگہ تھی تو یہی تھی۔ صرف ذرا دھمکا کر چھوڑ دیا۔ کس قدر بھیانک تصور ہے وُہ ذاتِ اطہر کہ جس کے سرِ مُبارک پر اسریٰ کا تاج رکھا گیا۔ آج اس سے فرمایا جا رہا ہے کہ ہم چاہیں تو تمہارے دِل پر مُہر لگا دیں۔

مُہر کے اقسام

مُہر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو وُہ جو خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ میں استعمال ہُوئی اور دُوسری خاتم النّبیّین کی۔
کاش تمام مترجمین تفاسیر کی روشنی میں ترجمہ کرتے تو ان کی نوکِ قلم سے رحمتِ عالم کا قلب مُبارک محفوظ رہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مُبارک کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور انوار کی بارش ہو رہی ہے جس دل کو ہر شے سے محفوظ کیا گیا ہے اس آیت مُبارک میں اس کی مزید توثیق (وضاحت) کر دی گئی۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ پ۲، سُورہ بقرہ، آیت ۱۴۵۔